بتقریب آمد صاحبزادۂ شیخ الاسلامؒ
مولانا محمد اسعد مدنی

حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب کلاچی

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا السید حسین احمد مدنی قدس سرہ

حکایت از قد آں یار دلنواز کنم
باین بہانہ مگر عمر خود دراز کنم

نام لقب اور حسب ونسب | حضرت کا نام نامی حسین احمد بن حبیب اللہ ہے، نسباً سید ہیں اور حسباً اپنے آخری مورث اعلیٰ جد الاولیاء باب العلم، امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے صحیح جانشین ــــ تاریخی نام چراغ محمد اور لقب امیر الہند تھا مگر، آخر میں دینی خدمات کثیرہ اور عظیمہ کے صلہ میں شیخ الاسلام کی دیبائی قبا طلعت زیبا پر زیادہ موزوں ثابت ہوئی ــــ والحق انہ کان احق بہ واھلہ۔ ؏ ایں قبا ئیست کہ بر طلعت شان دوختہ اند۔

مولد اور مہاجر | مولد قصبہ بانگر مئو ضلع اناؤ الہند ہے اور مہاجر مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ولادت وصال عمر اور مرقد | ولادت باسعادت ۱۹ شوال ــــ ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء کو ہوئی، ۸۲ سال کی عمر میں ــــ ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء ۵ دسمبر ظہر پنجشنبہ کو راہی عالم قدس ہوئے شب جمعہ جوف لیل آخر کی رحمت بیز گھڑیوں میں آغوش رحمت میں آرام فرما ہو کر نم کنومۃ العروس کی صدائے رحمانی سے سرفراز ہوئے ــــ اللھم نور مضجعہ ونور مرقدہ ــــ ولا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہٗ ــــ مرقد اطہر مقبرہ قاسمی دیوبند (بھارت) میں زیارت گاہ عشاق ہے۔

برق رفتار ارتقاء | قشر پرست دنیا کا خیال ہے کہ ترقی نام ہے ظاہری جاہ وجلال کا اور دنیوی مناصب ومراتب کا، مگر حقیقت بین نظروں میں یہ ایک ایسا فریب ہے جس سے ہر ایک عاقل کو پورے حزم واحتیاط سے بچنا چاہیئے۔ وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور ــ دراصل علم وعمل ہی انسان کی ایسی دو قوتیں ہیں کہ اگر ان پر نبوت کے علم وعمل کا پرتو پڑ جاتا ہے۔ تو

انسان انسانیت کے اعلیٰ مقام پر پہنچ کر صحیح ترقی یافتہ کہلانے کا مستحق ہوجاتا ہے۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی ارتقائی قوت کتنی برق رفتار واقع ہوئی تھی، اس کا تھوڑا سا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اردو مڈل کی تعلیم سے فارغ ہوکر جب فارسی عربی تعلیم کی طرف توجہ فرمائی تو صرف اٹھارہ سال کی عمر میں حدیث، تفسیر، فقہ، اصول، منطق، فلسفہ، ریاضی وغیرہ تمام علوم متداولہ سے فراغت پاکر دستارِ فضیلت کو زیب سر فرمایا، اور علم بھی وہ کہ بقول شمسی صاحب ؎

زاں نازش علم وعمل آرائش بزم ازل   بنگر کہ حیران اہل در حیرت وعار آمدہ

اور عمر کے بائیسویں ہی سال عین عنفوانِ شباب میں نسبت باطنیہ کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچے کہ مرشد کامل شیخ گنگوہیؒ نے خلعت خلافت سے نوازا۔ شمسی صاحب ہی کا قول ہے ؎

مسند نشین علم دیں کیخسرو اہل یقیں   شاہنشہ دنیا و دیں جبرے زاحبار آمدہ

بیاسی سالہ لمحات حیات کی بین الملکی تقسیم | امام المرسلین حضرت خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبرانہ وسعتیں سب جانتے ہیں کہ زمان ومکان کی حدود سے بے نیاز ہیں۔ یہاں اسود واحمر کا فرق نہیں اور بیت وبرو مدر میں کوئی امتیاز نہیں، آفتاب عالمتاب کی ضیا بخشیوں میں شرق وغرق کا کیا سوال ؎

در فیض محمد وا ہے آئے جسکا جی چاہے   نہ آئے آتش دوزخ میں جائے جسکا جی چاہے

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا۔ حضرت مدنیؒ کی فنافی الرسول شخصیت کو بھی حق تبارک وتعالیٰ نے بحیثیت ایک سچے وارث رسولؐ کے اشاعت علوم اور اصلاح ظاہر وباطن میں وہ توفیق عطا فرمائی کہ بیاسی سالہ لمحات حیات ایک طرح کی بین الملکی نوعیت سے تقسیم ہوگئیں۔ شمسی صاحب نے کہا ہے ؎

از فیض آں فخر زماں سرسبز شد ہندوستاں
نے نے کہ آفاق جہاں چوں بزم عطار آمدہ

چنانچہ ۱۔ حیات طیبہ کے پانچ سال بہ سلسلہ تعلیم شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحبؒ کے پاس دار العلوم میں گذرے۔ ۲۔ گیارہ یا چودہ سال علی اختلاف الروایات روضۂ خضراء علی ساکنہا الصلوٰۃ والسلام کے جوارِ پرانوار میں درس حدیث دیکر شیخ الہند والحجاز کا لقب پایا۔ ۳۔ چھ سال سلہٹ بنگال میں جامعہ اسلامیہ کے شیخ الحدیث رہے اور ۴۔ پوری تہائی صدی تیس سال تک دنیائے اسلام کی مایہ ناز واحد عظیم الشان یونیورسٹی ازہر ہند دار العلوم دیوبند کے بیک وقت

صدر المدرسین، شیخ الحدیث اور کافی عرصہ تک اسی کے ساتھ ساتھ ناظم تعلیمات کی حیثیت سے وہ خدمات عظیمہ سر انجام دیں کہ دیکھنے والا بے ساختہ بول اٹھے۔ ع

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

شمسی صاحب کا ارشاد ہے ؎

زاں حضرت جمشید جاہ یکسر بناز و تخت گاہ — نظم و نظام مدرسہ تازہ چوں نو بہار آمدہ

حقا کہ آں شیخ الحرم علامہ شبلی شیم

رشک عرب فخر عجم چوں گل بہ گلزار آمدہ

رزم و بزم کا حسین امتزاج | اسی پر بس نہیں حضرت رحمۃ اللہ علیہ باللیل رہبان و بالنہار فرسان کی چونکہ جیتی جاگتی تصویر تھے، اس لئے اسی کے ساتھ ساتھ غالباً بیس سال تک مسلسل جمعیت علماء ہند جیسی مجاہد اور سر بکف جماعت کے عہدۂ صدارت کو بھی شرف بخشتے رہے۔ اور اسطرح عرب و عجم اور ہند و ترک تک دین محمدی کے پیغام پہنچانے والے شیخ الکل کی عمر عزیز کے پورے پندرہ سال جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑیوں میں سنت یوسفی کے نذر ہوتے، کفر آپ کی للکار سے لرزہ بر اندام رہا اور اہل حق آپ کے سہارے ہمیشہ کامگاری سے ہمکنار رہے۔ بقول شمسی صاحب ؎

از ہیبت آں شیر نر و بیر پیشہ نوحہ گر — لرزہ فتادہ در جگر بز غالہ کردار آمدہ

حقیقت یہ ہے کہ رزم و بزم کے امتزاج کا یہ حسین نظارہ صدیوں بعد چشم فلک کو نصیب ہوا جسکی آخری بہار ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء کو ختم ہو گئی۔ ع اب انہیں ڈھونڈھ چراغ رخ زیبا لیکر۔

اخلاق حسنہ کی ایک جھلک | حضرت سدرہ نشین ہو کر اپنے مجاہدات ریاضات اتباع سنت اور زندگی بھر خدمت دین کرنے کا بہترین صلہ پا رہے ہوں گے ۔۔۔ جزاہ اللہ احسن عمل و یزیدہ من فضلہ ۔۔۔ آپ کو ہماری تحسینات کی ضرورت نہیں رہی۔ فانہم وجدوا ما وعدہم الیہم حقا۔ ہمیں ضرورت ہے اس کی کہ آپ کے اخلاق حسنہ کو اپنائیں جس سے ایک طرف اپنی عاقبت سنور سکتی ہے اور دوسری طرف آپ کی پاک روح کو خوش کیا جا سکتا ہے۔

حضرت کے زہد و ورع، تقویٰ و خشیت، انابت الی اللہ، جود و سخا، دینی غیرت، جہاد فی سبیل اللہ، عفو و مرحمت، دلیری اور جرأت، صاف گوئی اور صاف دلی اور نہ معلوم انسانی شرافت کے کیا کیا عنوان ہیں جنہیں حق تعالیٰ نے اس مجمع الحسنات والکمالات میں جمع

فرما دیئے تھے۔ آپ کی زندگی میں ان سب کے بیسیوں واقعات پڑھے اور دیکھے جا سکتے ہیں ـــ ان سے مدرس فرائض تدریس سیکھ سکتا ہے۔ مرشد مسند ارشاد کی تکمیل کر سکتا ہے۔ لیڈر اور قائد قومی ہیرو بن سکتا ہے۔ مجاہد حق و باطل کی معرکہ آرائی میں سب سے آگے بڑھ سکتا ہے۔ غرض آپ کی زندگی کیا ہے، فنونِ استقامت کی ایک جامع اور مانع کتاب۔

حضرت مدنی بحیثیت ایک مدرس کے | ذیل کے واقعات منثورہ میں اسکی ایک جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔

الف ـــ امیر العلماء حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم کا بیان ہے کہ مرض الوفات میں حضرت جب درس دینے سے معذور ہوئے اور حسب ضابطہ مدرسہ ایام مرض کی تنخواہ پیش کی گئی اس وقت علاج معالجہ چھوڑ کر حضرت کے عام اخراجات کا اندازہ ماہانہ ایک ہزار روپیہ سے زائد ہی تھا پسماندگان کیلئے کوئی ترکہ بھی نہیں چھوڑ رہے تھے تقریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ کی رقم جب دار العلوم سے پیش کی گئی تو حضرت نے یہ کہہ کر واپس فرما دی "جب میں پڑھا نہیں رہا تو تنخواہ کاہے کی لوں"

حضرت مدنیؒ بحیثیت ایک قومی کارکن کے | مولانا ظہور الحسن صاحب کا بیان ہے کہ حضرت جب سیوہارہ کانگرس کے ایک جلسہ میں تشریف لائے اور ہم نے حسب تجویز کمیٹی ایک سو روپیہ کرایہ اور سفر خرچ کیلئے پیش کیا تو حضرت نے تیسرے درجہ کا کرایہ بلا خادم اور نہایت ہی سادہ چند آنوں کے سفر خرچ کا بل بنا کر دیا اور بقیہ رقم واپس کر دی، منتظمین نے اصرار کیا تو آپ نے دریافت فرمایا: یہ خرچ آپ اپنے جیب سے دے رہے ہیں یا عام چندہ ہے۔ عرض کیا گیا چندہ ہے مگر لوگوں نے ہم پر اعتماد کیا ہے۔ اور حسب صوابدید صرف کرنے کا مجاز بنایا ہے ـــ ارشاد ہوا:

"آپ کو عام لوگوں کا چندہ اس بے دردی سے صرف کرنا جائز نہیں ہے اور رقم واپس کر دی"

حضرت مدنی بحیثیت ایک غیور اور خود دار عالم کے | مولانا موصوف ہی کی روایت ہے کہ مجھے ایک دفعہ معلوم ہوا کہ حضرت زیادہ مقروض ہیں تو میں نے حیدر آباد دکن میں نواب فخر یار جنگ سے ذکر کیا، طے یہ پایا کہ حضرت حیدر آباد تشریف لے آئیں متعلقہ وزراء سے حضرت کی ملاقات کرا کر محکمہ متعلقہ سے پانچ ہزار روپیہ کی امداد دلائی جاوے حضرت کو لکھا گیا تو جواباً تحریر فرمایا: مجھے

اس ذلت کے ساتھ ایسی رقم کا لینا منظور نہیں"۔

حضرت مدنی بحیثیت ایک قومی لیڈر کے | سیاسی بحران میں حضرت کے مخالفین جب شرافت انسانیہ کی حدود سے گذر کر گستاخیاں کرنے لگے حتیٰ کہ ایک جلسہ میں سنگ باری شروع کر دی اور بعض جان نثاروں نے حضرت کے وقایہ بننے کی کوشش کی کہ کہیں تکلیف نہ پہنچ جائے تو آپ نے ان کو سختی سے بیٹھ جانے کا حکم دیا اور فرمایا: "حسین احمد کا سر آپ حضرات کے سروں سے زیادہ قیمتی نہیں۔" اور اسی سنگ باری کی حالت میں نہایت دلیرانہ اور مجاہدانہ تقریر فرمائی۔

حضرت مدنی بحیثیت رحمۃ للعالمینؐ کے ایک غلام کے | ایک دفعہ ایک خادم نے ان مخالفین کی ہجو میں نظم لکھی اور بغرض اشاعت المدینہ بجنور کے دفتر میں بھیجی، اتفاقاً حضرت دفتر المدینہ میں تشریف فرما تھے، نظم نظر سے گذری۔ فرمایا:

"بھائی میرے ساتھ جس کسی نے جو کچھ کیا ہے یا آئندہ کرے گا، میں سب کو معاف کر چکا ہوں، آپ میری وجہ سے کسی کو برا بھلا نہ کہیں نہ بددعا دیں۔"

حضرت مدنی بحیثیت ایک مرشد اور متقی کے | حضرت مولانا خدا بخش صاحب ملتان کا بیان ہے کہ ہم نے ایک بار حضرت کے بیٹھنے کے لئے ایک گدا بچھایا، گدے پہ ایک دوہتی بچھا دی، یہ دوہتی چوخانی تھی اور اسطرح کہ جمع کا نشان (+) اس کے خانوں میں بن جاتا تھا، حضرت نے فرمایا: اس پہ نہیں بیٹھوں گا، اس میں جگہ جگہ صلیب نما نشان ہیں۔

حضرت مولانا محمد میاں صاحب کا بیان ہے کہ حضرت نے جماعت کا لیٹر فارم اپنے ذاتی کام کیلئے استعمال نہیں فرمایا۔

فی الحال ایں بس است در خانہ اگر کس است

کتاب کی ضبطی پر مبارکباد | ڈاکٹر فضل الرحمان کی رسوائے زمانہ کتاب "اسلام" کی ضبطی کا حکم صادر فرمانے پر دار العلوم میں خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا گیا حضرت شیخ الحدیث صاحب نے صدر مملکت اور انکی انتظامیہ کے ممتاز ارکان کے نام ایک مکتوب میں اس اقدام پر نئی حکومت کا شکریہ ادا کیا ہے دیگر غیر دینی امور مثلاً عائلی قوانین وغیرہ کی فوری تنسیخ کا بھی مطالبہ کیا گیا اور آئندہ کیلئے ایسے دل آزار مواد کی اشاعت کے مستقل انسداد کی اپیل بھی کی گئی۔

(ادارہ)